



## سوال

(215) نماز اور روزہ

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز اور روزہ دین اسلام کا اہم ترین رکن ہے۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز بلاشبہ اسلام کا اہم ترین رکن ہے اور اس کے لئے قرآن حکیم اور احادیث قدسی میں تاکید آئی ہے، مگر روزے کی اہمیت بھی کچھ کم نہیں ہے۔ روزہ اگر صحیح معنی میں روزہ ہو اور اس طرح رکھا جائے جس طرح اس کے رکھنے کا حکم ہے تو یہ انسان کو سر تا پا تقویٰ بنا دیتا ہے اور یوں دیکھا جائے تو نماز اور روزہ اپنی اثر آفرینی کے اعتبار سے جداگانہ عبادتیں نہیں ہیں بلکہ ایک ہی حقیقت کے دو پہلو ہیں۔ نماز کی حالت فاعلی ہے۔ حکم ہے کہ دربار خداوندی میں حاضری دو اور اپنی روح جزئی کا براہ راست تعلق روح کلی سے قائم کرو اور اس انداز سے کہ ایک نماز کے وقت سے دوسری نماز کے وقت تک تم چاہے کسی کام کاج، کاروبار، بکھیرے دھندے میں لگے ہو مگر یہ تعلق ٹوٹنے نہ پائے۔ اگر دنیاوی کام کے دوران بھی اس تعلق کو قائم رکھو گے تو تمہارا یہ پورا وقت بھی عبادت میں شمار ہوگا۔ یہاں تک کہ رات کو جب نیند تم پر غالب آجائے گی تو سونے کا وقفہ بھی اسی مد میں شامل رہے گا اور روزے کی حالت انفعالی ہے اس میں حکم ہے کہ ان تمام چیزوں سے بچو جو تمہاری روح کی ترقی کی راہ میں حائل ہو سکتی ہیں۔ سبحان اللہ! طیب حازق نے علاج بھی تجویز کیا ہے اور ساتھ ساتھ پرہیز بھی بتایا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ شفا لے کر اسی وقت ممکن ہے جب مریض علاج اور پرہیز دونوں پر عمل کرے۔ نماز کی حیثیت دوا کی ہے اور روزہ پرہیز کی حیثیت رکھتا ہے۔ دوا اور پرہیز دونوں کی اہمیت اپنی اپنی جگہ ظاہر ہے۔ غور کا مقام ہے کہ جو شخص روزے کی مشق سے اپنی جائز خواہشات کو حکم خداوندی دبانے کا خوگر ہو جائے گا۔ ناجائز خواہشات کو دبانے کے لئے اسے کیا مشکل پیش آ سکتی ہے۔ یہی شان تقویٰ ہے جو روزے کی بدولت حاصل ہوتی ہے۔

روزے کی اہمیت کا اندازہ دنیا کے کامل ترین انسان کے عمل سے ہوتا ہے۔ نماز کے بعد جو عبادت رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھی وہ روزہ ہی تھا۔ آپ ﷺ اس کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے کہ اہل خاندان، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی دنگ رہ جاتے تھے۔ سچ ہے اعلیٰ ترین روح کو پاکیزگی اور صفائی کے نمونے بھی بہترین ہی دکھانے تھے۔ دیکھنے والوں نے آنحضرت ﷺ کا یہ عمل دیکھا اور جس جس نے اس کو اپنایا اور اپنی مراد کو پہنچ کر رہا۔

روزے کے متعلق فرمان باری تعالیٰ

سورۃ البقرہ آیات ۸۳ تا ۱۸۷ میں فرمایا :

۱۔ اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم تقویٰ حاصل کرو۔ (یہ) گنتی کے چند دن ہیں۔ اس پر بھی جو کوئی مریض ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں تعداد پوری کر دے۔ (آیت ۱۸۳) اور جو لوگ ایسی عمر کو پہنچ گئے ہوں کہ روزہ رکھنے پر قادر نہیں، یا ایسے مریض جن کے مرض میں روزے سے افاقہ کے بجائے اضافہ کا خدشہ ہو۔ اور وہ استطاعت رکھتے ہو۔ ان پر (ایک روزے کا) بدلہ ایک مسکین کا (عام) کھانا ہے۔ پھر جو کوئی خوشی خوشی نیک کرے (یعنی ایک شخص کے بجائے دو شخصوں کو کھانا کھلا دے) کھانے کی مقدار بڑھا دے یا کوئی اور سلوک کرے تو یہ اس کے حق میں اور بہتر ہے۔ اور اگر تم سوچو بوجھ سے کام لو تو بہتر تمہارے حق میں یہی ہے کہ تم روزے رکھو (اور روزے کی برکتوں سے محروم نہ ہو)۔ (آیت ۱۸۴) رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نارا گیا، جو سرتاپا ہدایت ہے اور اس میں ہدایت اور (حق و باطل میں) امتیاز کے کھلے دلائل موجود ہیں۔ سو تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو پانے سے محروم ہے کہ اس کے روزے رکھے۔ اور جو کوئی مریض ہو یا سفر میں ہو تو وہ دوسرے دنوں میں تعداد پوری کر دے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ سختی (کا معاملہ) نہیں (کرنا) چاہتا اور تمہیں چاہیے کہ تم تعداد پوری کرو اور اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں ہدایت بخشی ہے اس پر اللہ کی بڑائی کرو تاکہ شکر گزار بن جاؤ۔ (آیت ۱۸۵) اور جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق (یعنی میرے قرب اور بعد کی بابت) دریافت کریں تو (آپ میرے بندوں سے میری طرف سے کہہ دیجئے کہ) میں قریب ہی ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس پکار کا جواب دیتا ہوں۔ پس چاہیے کہ وہ میرے احکام کی تعمیل کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں (اور اس بات کا یقین رکھیں کہ پکار خالی نہیں جائے گی) تاکہ وہ صبح راہ پر قائم رہیں۔ (آیت ۱۸۶) تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا جائز کیا گیا وہ تمہارے لئے بمثلہ لباس ہیں اور تم ان کے لئے بمثلہ لباس ہو۔ اللہ نے دیکھا کہ تم اپنے آپ سے خیانت کر رہے تھے تو اس نے تم پر رحمت سے توجہ فرمائی اور تمہاری یہ کیانت کی غلطی معاف کر دی تو اب تم کو ان سے ملنے کی اجازت ہے اور اللہ نے جو تمہارے لئے لکھ رکھا ہے (یعنی اولاد جو ازواجی زندگی کا اصل مقصد ہے) اس کے طالب بنو اور کھاؤ پیو یہاں تک کہ فجر کی سفید دھاری (صبح صادق) سیاہ دھاری (صبح کاذب) سے نمایاں ہو جائے، پھر رات تک روزہ پورا کرو۔ اور جب تم مسجد پر اعتکاف کر رہے ہو تو بیویوں سے نہ ملو، یہ اللہ کے (مقرر کردہ) ضابطے ہیں، پس تم ان حدود کے قریب بھی نہ پھٹکنا (بلکہ ان کی نگرانی پوری احتیاط سے کرنا) اللہ اپنے احکام کو لوگوں کے لئے اسی طرح کھول کر بیان کرتا ہے (جس طرح اس نے یہاں روزہ اس کے حدود و اوقات اور اعتکاف اور اس کے متعلقات کے احکام کو تفصیل سے بیان فرمایا ہے) تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔ (آیت ۱۸۷)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج 1 ص 576

محدث فتویٰ